واقعی مسرتوں کا مقام ہے ۔ خزاں رسیدہ گلشن محمدی میں بہار آنے کے تصور سے بھی تو مسلمان کے تنِ مردہ میں جان آجاتی ہے ۔ پھر کیا عجب ان سنگلاخ پہاڑیوں اور خشک و بے آب صحراؤں میں چمنستانِ اسلام کی شادابیاں لوٹ آئیں اور دین محمدی کی خشک کھیتیاں سید احمد شہیدؒ اور ان کے رفقاء جان نثار کے خون کی طرح لالہ زار بن جائیں ۔ آیئے صدقِ دل سے بارگاہِ ایزدی میں گڑگڑا کر سرحد میں جمعیۃ العلماء اسلام کی حکومت کی کامیابی، مضبوطی، استحکام جادۂ حق پر صبر و ثبات اور توفیق ایزدی کے لئے دعا کریں کہ یہ آزمائش مسرتوں اور خوشیوں کے ساتھ ساتھ مشکلات اور خطرات سے بھی لبریز ہے ۔

★

چاروں صوبوں میں صوبائی اسمبلیوں نے کام شروع کر دیا ہے ۔ جمہوری عمل کا آغاز اطمینان اور مسرت کا باعث ہے ۔ انتخاب کے فوراً بعد ہم اگر جمہوری راستوں پر گامزن ہو جاتے تو بہت اچھا ہوتا مگر ماشاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن ۔ اگر اب بھی اس راہ سے ہم بچے کھچے پاکستان کی حفاظت کر سکیں تو غنیمت ہے ۔

★

آہ مولانا فخرالدین مرادآبادی مرحوم | ایک اخبار سے آل انڈیا ریڈیو کے حوالہ سے معلوم ہوا ہے کہ رونق آرائے مسند دارالحدیث دیوبند شیخ المحدثین بقیۃ السلف مولانا سید فخرالدین احمد مرادآبادی پچھلے ماہ واصل بحق ہوئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ دارالعلوم کی وہ آخری شمع بھی بجھ گئی جس کے انوار دارالحدیث سے نکل کر اکناف عالم کو منور کر رہے تھے بظاہر اب صدارت دارالعلوم کی وہ مسند علم و فضل خالی ہوگئی جو ہمیشہ سے اپنے دور کے ہمہ صفات موصوف شخصیتوں کے لئے مختص رہی مولانا مرحوم کی ولادت ۱۳۰۷ھ میں بمقام اجمیر ہوئی ۔ ابتدائی تعلیم خاندانی بزرگوں سے پائی پھر گلاؤٹھی اور دہلی سے ہوتے ہوئے شوال ۱۳۲۶ھ میں مرکز علوم دیوبند میں داخل ہوئے حضرت شیخ الہندؒ سے دورۂ حدیث پڑھا پھر ان ہی اکابر کے حکم پر ۱۳۲۹ھ میں مدرسہ شاہی مرادآباد میں تدریس شروع کی ، تعمیل ارشاد ہی کی خاطر بڑی سے بڑی تنخواہ کو ٹھکرایا ۔ مگر اس مدرسہ کو نہ چھوڑا ۔ اس دور میں تدریس کے علاوہ باطل مذاہب کے تعاقب اور مناظرہ میں بھی میدان ان کے ہاتھ رہتا ۔

۱۳۴۲ھ میں شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ نینی جیل گئے تو انہیں جانشین بنا کر دارالعلوم بلایا اور بخاری کا درس دیتے رہے ۔ ۱۹۵۵ء کے انتخاب میں بھی حضرت شیخ الاسلام مرحوم کی قائم مقامی کا

شرف پایا پھر ان کے وصال کے بعد ۱۳۷۷ھ سے لیکر وفات تک دارالعلوم کے شیخ الحدیث اور صدر رہے ۱۳۷۷ھ سے صرف ۱۳۸۲ھ تک آپ سے ۱۱۶۱ طلبہ نے بخاری شریف پڑھی، زہد ورع، اخلاص وللّہیت، فقاہت تبحّر اور اتباع سنت جیسی صفات عالیہ کی بناء پر اہل علم کے مرجع رہے۔ ۱۹۶۱ء میں ہفتہ عشرہ کیلئے ناچیز کا دیوبند جانا ہوا، تو دو ایک روز درس بخاری کی شرکت کی سعادت بھی پائی۔ اپنی قیام گاہ مدنی منزل جہاں حضرتؒ مستقل مقیم تھے میں حضرت کا قرب ملا۔ اور اس اثناء میں میری خواہش پر تبرکاً سند حدیث سے بھی سرفرازی بخشی اور مولانا اسعد مدنی مدظلہٗ وغیرہ کی موجودگی میں ناچیز اور رفیق سفر مولانا عبداللہ کاکاخیل کو تبرکاً بخاری شریف شروع کرائی سیاسی زندگی میں حضرت شیخ الاسلامؒ کے ہم مسلک وہم مشرب رہے اور اس راہ میں قید وبند کی صعوبتیں اٹھائیں حضرت شیخ الاسلامؒ کے بعد جمعیۃ العلماء ہند کے صدر رہے۔ ظاہر ہی باطن جیسا تابناک اور تابدار تھا۔ نور مجسم دکھائی دیتے، افسوس کہ آپ کی جدائی سے گلشن علم و دین دارالعلوم دیوبند کے خزاں میں اور بھی اضافہ ہوگیا ؎

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

والله يقول الحق وهو يهدي السبيل -

سمیع الحق

الحق کتاب وسنت کا ترجمان اور دارالعلوم حقانیہ کا علمی آرگن ہے۔
الحق کو ملت کے ہر طبقے کے عوام وخواص کا تعاون حاصل ہے۔
الحق علماء، تجار، صنعت کار، سیاستدان اور جدید تعلیم یافتہ حضرات میں یکساں مفید ہے
الحق کے مضامین دینی واصلاحی نقطۂ نظر کے حامل ہوتے ہیں۔
الحق وقتی جریدہ نہیں، اسکی رہنمائی اور افادیت حال و مستقبل میں ہمیشہ محسوس ہوگی۔
الحق سفید کاغذ اور معیاری کتابت وطباعت اور آرٹ پیپر کے حسین ٹائیٹل کیساتھ انگریزی مہینہ کے پہلے ہفتہ میں شائع ہوتا ہے۔
الحق آپ کا اپنا پرچہ ہے اسکی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔